7945 ـ كيا اذان بطريقه وحى آئى يا كه يه كسى صحابى كى تجويز تهى ؟

سوال

ميرا خيال ہے كہ ميں نے اذان كے متعلق پڑھا تھا كہ ايك شخص نے نبى صلى اللہ عليہ وسلم كو اذان كہنے كى تجويز اس وقت پيش كى تھى، جب رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عيسائيوں كى طرح گھنٹى يا پھر يہوديوں كى طرح بگل بجانے كو ناپسند كيا تھا.
سوال يہ ہے كہ ہمارے اس اعتقاد كے بعد كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم جو حكم بھى ہميں ديتے ہيں وہ وحى ہوتا ہے اذان كا معاملہ اس كے ساتھ كيسے متفق ہو گا؟
ميں جھگڑنے كى كوشش نہيں كر رہا ليكن صرف فہم كے حصول كے ليے صاف دل كے ساتھ سوال كر رہا ہوں، آپ كا شكريہ ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

لغت ميں اذان سے مراد ابلاغ اور پہنچانا اور معلوم كرانا ہے.

اور شرعى اصطلاح ميں اذان نماز كا وقت داخل ہونے كى اعلان كرنا ہے اذان نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے عہد مبارك ميں مدينہ شريف ميں شروع ہوئى جيسا كہ درج ذيل حديث ميں بيان ہوا ہے.

عبد اللہ بن زيد رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ: جب رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے لوگوں كو نماز كے وقت جمع كرنے كے ليے ناقوس بنانے كا حكم ديا تو ميرے پاس خواب ميں ايك شخص آيا جس كے ہاتھ ميں ناقوس تھا ميں نے كہا: اے اللہ كے بندے كيا تم يہ ناقوس فروخت كروگے ؟

تو اس نے جواب ديا: تم اس خريد كر كيا كرو گے ؟ ميں نے جواب ديا: ہم اس كے ساتھ نماز كے ليے بلايا كرينگے، تو وہ كہنے لگا: كيا ميں اس سے بھى بہتر چيز تمہيں نہ بتاؤں ؟

تو ميں نے اس سے كہا: كيوں نہيں، وہ كہنے لگا:

تم يہ كہا كرو:

" اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (فلاح و کامیابی کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (فلاح و کامیابی کی طرف آؤ)

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں)

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ کچھ ہی دور گیا اور کہنے لگا:

اور جب تم نماز کی اقامت کہو تو یہ کلمات کہنا:

" اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (فلاح و کامیابی کی طرف آؤ)

قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ (يقينا نماز كھڑى ہو گئى)

قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ (يقينا نماز كھڑى ہو گئى)

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ تعالى كے علاوہ كوئى معبود نہيں).

عبد اللہ رضى اللہ تعالى بيان كرتے ہيں چنانچہ جب صبح ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس گيا تو اپنى خواب بيان كى، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: ان شاء اللہ يہ خواب حق ہے، تم بلال رضى اللہ تعالى عنہ كے ساتھ كھڑے ہو كر اسے اپنى خواب بيان كرو، اور وہ اذان كہے، كيونكہ اس كى آواز تم سے زيادہ بلند ہے.

چنانچہ ميں بلال رضى اللہ تعالى عنہ كے ساتھ كھڑا ہوا اور انہيں كلمات بتاتا رہا اور وہ ان كلمات كے ساتھ اذان دينے لگے، جب عمر رضى اللہ تعالى نے يہ اپنے گھر ميں سنے تو وہ اپنى چادر كھينچتے ہوئے چلے آئے اور كہنے لگے:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم اس ذات كى قسم جس نے آپ كو حق دے كر مبعوث كيا ہے، ميں نے بھى اسى طرح كى خواب ديكھى ہے چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: الحمد للہ "

مسند احمد حديث نمبر (15881) سنن ابو داود حديث نمبر (421) سنن ترمذى حديث نمبر (174) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (698).

اس حديث سے يہ واضح ہوا كہ اذان ايك صحابى كا خواب تھى جس ميں يہ اذان ديكھى گئى اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس كو تسليم كيا نہ كہ يہ آپ كے كہنے كے مطابق تجويز تھى، بلكہ يہ خواب ہے، اور يہ تو معلوم ہى ہے كہ خواب نبوت كے ستر (70) حصوں ميں سے ايك حصہ ہے، اس كى دليل درج ذيل حديث ہے:

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" نيك اور صالح خواب نبوت كے ستر حصوں ميں سے ايك حصہ ہے "

مسند احمد حديث نمبر (4449).

اور بخارى كى روايت كے الفاظ يہ ہيں:

" نيك اور صالح خواب نبوت كے چھياليس حصوں ميں سے ايك حصہ ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6474) صحیح مسلم حدیث نمبر (4203) اور حدیث نمبر (42005).

چنانچہ یہاں یہ خواب سچ اور حق ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا، اور یہ اذان اللہ کی جانب سے تھی نہ کہ کسی شخص کی تجویز، اور یہ نبوت میں سے ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اور اسے تسلیم بھی کیا کہ یہ خواب حق ہے، اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا اقرار نہ کرتے تو یہ خواب حق نہ ہوتی اور نہ ہی نبوت میں سے.

چنانچہ اس کے حق کا فیصلہ کرنے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس پر عمل کرنے کا حکم دینے والے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں، جن کی جانب اپنے رب کی جانب سے وحی کی جاتی تھی.

اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی اس طرح کی خواب دیکھی تھی، ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ خلفاء راشدین المھدیین میں شامل ہیں جن کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

" تم میری سنت اور خلفاء راشدین المھدیین کے طریقہ کو لازم پکڑو اور اس پر سختی سے عمل کرتے رہو "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2600) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (43) مسند احمد حدیث نمبر (16519).

اور پھر عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی موافقت میں کئی ایک بار وحی اور شریعت الہی بھی نازل ہوئی.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے، اگر میری امت میں سے کوئی ہوا تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان میں سے ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3282) صحیح مسلم حدیث نمبر (2398) صحیح مسلم میں محدث کی تفسیر میں ابن وھب کا قول ہے کہ: جنہیں الہام ہوتا تھا.

اگر آپ یہ کہیں کہ اذان کی ابتدا اس طریقہ سے کیوں ہوئی کہ دو صحابی خواب میں دیکھیں، اور پھر وحی بھی اس کی تاکید کرتی ہے، لیکن یہ براہ راست وحی میں سے نہیں جس طرح دوسرے احکام بذریعہ وحی نازل ہوئے ہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ:

اللہ سبحانہ وتعالی جس طرح چاہے اور جو چاہے مشروع کرتا ہے، ہو سکتا ہے جو کچھ ہوا اس میں ان دو صحابیوں کی فضیلت ظاہر کرنے، اور اس امت میں خیر و بھلائی کے ثبوت کے لیے ہو کہ اس امت میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کی موافقت میں وحی نازل ہوتی ہے، اور ان میں سچی اور حق خوابیں جو ان کی صداقت پر دلالت کرتی

ہیں، کیونکہ جو سچی خواب والا ہے وہ بات چیت میں بھی سچائی اختیار کرتا ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے.

آخر میں ہم یہ کہینگے کہ:

یہ تو معلوم ہی ہے کہ اہل علم کی کتب میں سنت کی تعریف یہ ہوئی ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا عمل یا تقریر سنت کہلاتی ہے.

چنانچہ قول اور فعل تو واضح ہے، لیکن تقریر یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی شخص کوئی عمل کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے برقرار رکھیں تو وہ فعل شرع ہے، یہ عمل اس کے فعل کی بنا پر شرع نہیں بنا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کی بنا پر ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باطل پر خاموش نہیں رہ سکتے، اور نہ ہی کسی کو باطل اور گمراہی پر برقرار رہنے دیتے ہیں.

اور بعض اوقات تو اس عمل کا اقرار نہیں کرتے یعنی اسے اس کام کے کرنے سے منع کر دیتے ہیں، جیسا کہ صحابی ابی اسرائیل کو منع کیا جو کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی درج ذیل روایت میں ہے:

وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایك شخص دھوپ میں کھڑا تھا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے جواب دیا:

یہ ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مان رکھی ہے کہ وہ کھڑا ہی رہے گا بیٹھے گا نہیں، اور سایہ اختیار نہیں کرے گا، اور نہ ہی بات چیت کرے گا، اور بلکہ روزہ رکھے گا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" اسے حکم دو کہ وہ بات چیت کرے، اور سایہ اختیار کرے، اور بیٹھے اور اپنا روزہ مکمل کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6326).

دیکھیں یہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو اسرائیل کو روزے کی نذر پوری کرنے کا حکم دیا اور اس کی باقی نذر کو باطل قرار دیا، اور اسے اس پر قائم رہنے کی موافقت نہیں کی.

تو پھر اس سے یہ واضح ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں صحابیوں کی موافقت اور اقرار کی بنا پر اذان شرع اور دین بنی، اللہ تعالی نے دونوں صحابیوں کو خواب میں دکھائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا کہ وہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو اذان سکھائیں تا کہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ اذان دیں.

امید ہے کہ جو کچھ مندرجہ بالا سطور میں بیان ہوا ہے اس سے اشکال ختم ہو گیا، اور سائل کے لیے اس معاملہ کی وضاحت ہو گئی ہو گی.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں اور آپ کو دین کی سمجھ عطا فرمائے.

واللہ اعلم .